رسائل و مسائل

وتر میں دعائے قنوت

ملک غلام علی صاحب

سوال:۔ ۱۔ خطبات (تئیسواں ایڈیشن اگست ۱۹۷۴ء) صفحہ ۱۵۶ پر جو دعائے قنوت درج ہے اس میں عام مروج دعائے قنوت سے دو لفظ زائد ہیں۔

۱۔ پہلی سطر میں نَسْتَهْدِيْكَ کا لفظ

۲۔ تیسری سطر میں كُلَّهُ کا لفظ

۲۔ خطبات حصہ دوم نواں ایڈیشن صفحہ ۴۳ پر جو دعائے قنوت درج ہے اس میں مندرجہ بالا دونوں لفظوں کے علاوہ ایک اور لفظ اَلْجِدَّ زائد ہے۔ یہ دعا کے آخر میں بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ سے پہلے لکھا ہوا ہے۔

مندرجہ الفاظ اگر دعائے قنوت ہی کا حصہ ہیں تو اس کی سند کیا ہے؟ پھر اہل حدیث حضرات اس سے مختلف دعا رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں۔ اس عمل کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟ براہ کرم وضاحت کریں تاکہ اطمینان حاصل ہو۔

جواب:۔ (از ملک غلام علی صاحب) نمازِ وتر کی آخری رکعت میں ایک سے زائد دعائے قنوت کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ ان کی سند اگرچہ صحت کے اعلیٰ مرتبے تک نہیں پہنچتی لیکن اُمت کے جمہور محدثین و فقہا نے انہیں قبول کیا ہے اور اُن پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی دعائے قنوت کے وتر میں پڑھے جانے کا ثبوت ملتا ہے، البتہ اس کے پڑھنے کے موقع اور اس کے الفاظ کے

بارے میں اختلاف ہے۔

حنفیہ کے نزدیک دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے اور شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک اس کا رکوع کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی اپنی کتاب صلوٰۃ النبی ...... میں ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، نسائی، احمد، طبرانی، بیہقی وغیرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم احیاناً وتر کی (آخری) رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے"۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں حنفیہ کی واجب دعائے قنوت جو حضرت ابن مسعودؓ کے حوالے سے منقول ہے وہ درج ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ، نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ۔ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

غنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی جو فقہ حنفی کی مستند کتاب ہے اور الشرح الکبیر یا "کبیری" کے نام سے عام طور پر معروف و مشہور ہے۔ اس میں دعائے قنوت کے الفاظ وہی ہیں جو اوپر درج ہیں اور جو آپ نے خطبات کے نویں ایڈیشن سے نقل کیے ہیں۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں مراسیل ابی داؤد کے حوالے سے حضرت خالد ابن ابی عمران سے روایت منقول ہے کہ جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعائے قنوت سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَخْضَعُ لَکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّکْفُرُکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ۔ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخَافُ عَذَابَکَ۔ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

ظاہر ہے کہ اس دعا اور منقولہ بالا دعا میں تھوڑا بہت لفظی تفاوت ہے۔ اس کے بعد امام ابن الہمام

مزید فرماتے ہیں۔ لو قرأ غیرہ جاز والاولی ان یقرأ بعدہ قنوت الحسن:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ......

اگر نمازی مذکورہ بالا دعا کے سوا کوئی دوسری دعا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اولیٰ و افضل یہ ہے کہ اس دعا کے بعد وہ دعائے قنوت بھی پڑھے جو حضرت حسنؓ کو آنحضورؐ نے سکھائی تھی۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ ......)

کبیری میں ترمذی اور سنن اربعہ کے حوالے سے وتر کی یہ دعا بھی منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

صاحب کبیری (الشیخ ابراہیم الحلبی) بھی فرماتے ہیں۔

والاولی ان یضم الیہ ما تقدم عن الحسن ...... اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ......

(بہتر اور افضل یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ...... کے ساتھ ملا کر وہ دعا بھی پڑھی جائے جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی اور وہ یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ .....''

اس کے بعد شیخ الحلبی لکھتے ہیں۔

وغیر ذلک من الادعیۃ التی لاتشبہ کلام الناس۔

(مذکورہ دعاؤں کے علاوہ کوئی دوسری دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے مگر وہ انسانوں کی عام گفتگو سے ملتی جلتی نہ ہو)۔

اس مختصر سے جواب سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے بھی پڑھی جا سکتی ہے اور رکوع کے بعد بھی۔ جو دعا اہل حدیث حضرات پڑھتے ہیں اور جو احناف پڑھتے ہیں دونوں مسنون و ماثور ہیں، بلکہ حنفیہ کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا افضل ہے۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں درج ہے کہ حنابلہ کے نزدیک جو دعائے قنوت وارد ہوا ور افضل

ہے وہ یہ ہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَھْدِیْکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ ، نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ - اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ ، نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکٰفِرِیْنَ مُلْحِقٌ -

(اس کے بعد متصلاً وہی دعا تحریر ہے جو حضرت حسنؓ سے مروی ہے۔ پھر وہ دعا درج ہے جو فتح القدیر کے حوالے سے اوپر گذر چکی ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ ---) پھر حنبلیہ کا مسلک یہ بیان کیا گیا ہے کہ مذکورۂ بالا دعاؤں کے سوا کوئی دوسری دعا پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، اگرچہ ماثور دعائیں افضل ہیں۔ گویا کہ الفاظ کے لحاظ سے احناف اور حنابلہ کی دعائے قنوت میں بھی کوئی خاص فرق نہیں ہے، اگرچہ حنابلہ رکوع کے بعد دعا کو افضل سمجھتے ہیں اور دعا میں دونوں ہتھیلیاں اوپر اٹھاتے ہیں اور ختم دعا پر پھیرتے ہیں جیسا کہ ہمارے دیار کے حضرات اہل حدیث کا عمل ہے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا اور انہیں منہ پر ملنا مسنون ہے اور بعض صحابہ سے بھی یہ عمل منقول ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جس طرح نماز میں دوسری دعائیں ہاتھ اٹھائے بغیر پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح دعائے قنوت بھی پڑھی جائے۔ بعض اصحاب (مثلاً امام بیہقی) کا قول ہے کہ ہاتھ اٹھائے تو جائیں مگر چہرے پر ملے نہ جائیں۔ ہمارے نزدیک یہ محض جزوی اختلافات ہیں جن میں سے ہر ایک کے حق میں یکساں استدلال ممکن ہے اور ہر مسلک اپنی جگہ پر جائز و صحیح ہے۔